خطوط

نامہ، مکتوب اور خط جیسے الفاظ بالکل ہی عام فہم ہیں۔ خط لکھنے والا مکتوب نگار اور جسے خط لکھا جائے وہ مکتوب الیہ کہلاتا ہے۔ خط لکھنا ایک فن ہے فارسی میں اس فن پر اہم کتابیں بھی لکھی گئی ہیں اور اس فن کے بہت سے ماہرین بھی گزرے ہیں۔ اس زبان میں بہت ساری شخصیتوں کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ خطوط موجود ہیں جو تاریخی اور دستاویزی اہمیت کے حامل ہیں۔ ''نامہ'' یا خط کی اصل میں دو قسمیں ہیں ایک تو وہی تاریخی اور اصلی خطوط ہیں جو کسی کی طرف سے کسی مقصد کے تحت کسی کو لکھے گئے اور اس کے پاس بھیجے گئے ہیں اس قسم کے خطوط صوفیوں، عالموں، ادیبوں، بادشاہوں اور وزیروں کی یادگاریں ہیں۔ حضرت مخدوم جہاں، حضرت بوعلی قلندر، حضرت اشرف جہانگیر سمنانی، حضرت شیخ احمد سرہندی، نظام الملک طوسی، رشید الدین فضل اللہ، ابوالفضل، حکیم سعد اللہ، خواجہ محمود گاواں، ملا جامی، مرزا عبدالقادر بیدلؔ عظیم آبادی، غالب دہلوی اور اورنگ زیب عالمگیر کے فارسی خطوط موجود ہیں۔ چندر بھان برہمن اور زیب النساء کے فارسی مکتوبات بھی ملتے ہیں۔

خطوط کی دوسری قسم وہ ہے جو محض نامہ نویسی اور انشا کا فن سکھانے کے لیے تحریر میں آئی ہے۔ یہ دراصل فرضی یا نمونے کے خطوط ہیں۔ ایسے خطوط کے مجموعے ''منشآت'' بھی کہلاتے ہیں۔ چونکہ ہر دور میں نامہ نویسی کے طرز اور اس کے پسندیدہ مزاج میں تبدیلی ہوتی رہی ہے اس لیے ایسے خطوط ہر دور میں لکھے گئے ہیں۔ جدید دور میں بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

جدید دور میں مکتوب نگاری کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں القاب و آداب بہت مختصر ہوتے ہیں۔ جملے چھوٹے اور مختصر ہوتے ہیں۔ فضول اور غیر ضروری باتوں سے گریز کیا جاتا ہے۔ یہاں جو خطوط شامل درس ہیں وہ آج کی فارسی کے طرز نثر اور موجودہ طرز نامہ نویسی کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں اور اس کی مناسب نمائندگی کرتے ہیں۔

(۱)

برادرم شهباز! سلام و درودهای گرم ما را بپذیرید۔
نوشته های پُر ارزش شما شامل دو داستان و یک مطلب در مورد جامعه شناسی و هم چنین اشعار دریافت کردم واز مطالعه آنها بسیاری استفاده بردیم۔
چند انتقاد دوستانه هم داریم۔ غلط املائی و تکرار واژه و هم گسستگی در نوشته هایتان مشاهده می شود۔ اشعار هم کمی دور از ضوابط و قالب شعری سروده شده است۔ انشاء اللہ با مطالعه کتب ادبی و آثار نویسندگان توانا و معروف، توانِ نویسندگی و محتوای مطالب خود را در قالبی نوین و استوار عرضه نمایید۔

با تشکر و سپاس فراوان
معصوم

(مرتبین)

مشکل الفاظ کے معانی

درود	=	دعا
درودهای گرم	=	پُر اثر دعائیں
نوشته ها	=	تحریریں، نگارشات
پُر ارزش	=	پُر + ارزش = قیمتی
داستان	=	کہانی، افسانہ، مطلب: مضمون
در مورد (در + مورد)	=	سلسلہ میں، بارے میں

جامعہ	=	سماج، سوسائٹی، یونیورسٹی
جامعہ شناسی	=	علم سماجیات
ہم چنین	=	اسی طرح
دریافت کردم	=	حاصل کیا، ملا
دریافت شدن	=	حاصل ہوا
استفادہ بردن	=	فائدہ اٹھانا
چند	=	کچھ، تھوڑا
انتقاد	=	تنقید
غلط اِملائی	=	املا کی غلطی
تکرار	=	دہرانا
واژہ	=	لفظ، کلمہ
گسستگی	=	ٹوٹ پھوٹ، مراد ہے بے ربطی
نوشتہ ھایتان (نوشتہ + ھای + تان)	=	تمھاری تحریریں
مشاہدہ شدن	=	نظر آنا
کمی دور	=	ذرا دور، ذرا ہٹ کر
ضوابط	=	قواعد، قوانین، واحد: ضابطہ
قالب	=	سانچہ
قالبِ شعری	=	شاعری کا سانچہ، مراد ہے بحر اور وزن
سرودن	=	نظم کرنا، گانا
آثار	=	تحریریں، واحد: اثر
نویسندگان	=	ادبا، لکھنے والے، نثر نگار، واحد: نویسندہ بمعنی ادیب
توانا	=	طاقتور، زبردست
نویسندگانِ توانا		زورِ قلم رکھنے والے ادیب

ABDIEL SOLUTI... ABSOL...

توان = طاقت، صلاحیت

نویسندگی = تحریر، نگارش

محتوی = مشمولات، شامل چیزیں

قالب = ڈھانچہ

نوین = نیا

استوار = مضبوط و مستحکم

توان ... عرضہ نمایید = تم پیش کر سکتے ہو، سامنے لا سکتے ہو

عرضہ نمودن = پیش کرنا

تشکّر = شکرگزاری

سپاس = شکریہ، تعریف

فراوان = زیادہ

سپاس فراوان = بہت بہت شکریہ

غور کرنے کی باتیں

❖ خط کی اہمیت وضرورت ہر زمانہ میں رہی ہے اور آج بھی ہے۔ خط کو "آدھی ملاقات" اور "تحریری ملاقات" کہا جاتا ہے۔ مضمون اور مقصد کے لحاظ سے خط کی مختلف قسمیں ہیں جیسے دوستانہ، نجی اور گھریلو خط یا پھر کاروباری اور علمی و ادبی خط۔

❖ خط لکھنے والے کو "مکتوب نگار" اور جس کے نام خط لکھا جائے اُسے "مکتوب الیہ" کہتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ خط لکھنے والا اپنی شخصیت کو پیچھے رکھتا ہے اور جس کے نام خط لکھتا ہے اس کی شخصیت کو آگے۔ یہی وجہ ہے کہ خط لکھنے والا، مکتوب الیہ کے لیے القاب و آداب اور دعائیہ کلمات پہلے لکھتا ہے اور اپنا نام خط کے آخر میں۔

آپ کے نصاب میں شامل یہ خط شہباز نامی کسی آدمی کے نام ہے اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ دوستانہ اور

علمی خط ہے۔ مکتوب نگار نے اپنے مکتوب الیہ کو "برادرم" کہہ کر نام کے ساتھ مخاطب کیا ہے اور لکھا ہے کہ ہماری طرف سے سلام اور دعائیں قبول کیجیے۔

- یہ ایک قسم کا مختصر جوابی مکتوب ہے جو کچھ چیزیں موصول ہونے کی اطلاع دینے اور اس پر علمی اظہار خیال کی غرض سے لکھا گیا ہے۔ یہ خط کسی ایسے شخص کے نام ہے جس نے خط لکھنے والے کے پاس اپنی دو کہانیاں سماجیات پر اپنا ایک مضمون اور اپنے چند اشعار بھیجے تھے۔ خط میں ان تمام قیمتی تحریروں کی وصولیابی کی اطلاع دی گئی ہے۔ مکتوب نگار نے جہاں ایک طرف ان چیزوں کے مطالعہ سے فائدہ اٹھانے کی بات کہی ہے وہیں اس خط میں، اُن تحریروں کے بارے میں یہ نشاندہی بھی کی ہے کہ ان میں اِملا کی غلطی، تکرار اور بے ربطی نظر آتی ہے اور اشعار بھی شعری ضابطے اور سانچے سے ذرا ہٹ کر کہے گئے ہیں۔ مکتوب نگار نے دوستانہ انداز میں یہ مشورہ دیا ہے کہ اگر آپ ادبی کتابوں اور زورِ قلم رکھنے والے یعنی صاحب طرز ادیبوں کی تحریروں کا مطالعہ کریں تو انشاء اللہ آپ اپنے مضامین کے مشمولات کو نئے اور مستحکم پیرائے میں سامنے لاسکیں گے۔ آخر میں ایک فقرہ پر خط کو اظہار تشکر کے ساتھ ختم کیا گیا ہے۔
- اس خط میں تین باتیں ہیں، تحریروں کے ملنے کی اطلاع، ان میں خامیوں کی نشاندہی اور انھیں سدھارنے کا طریقہ۔ اس طرح یہ خط ایک جوابی مکتوب بھی ہے۔ تنقیدی بھی اور اصلاحی بھی۔ اس سے ہم مضمون نگاری اور شاعری کے بارے میں یہ سیکھ سکتے ہیں کہ اِملا کی غلطی، تکرار اور بے ربطی سے بچنا چاہیے اور شاعری میں وزن اور بحر کی درستگی کا خیال رکھنا چاہیے۔ خط سے ہمیں یہ بھی ہدایت ملتی ہے کہ اس کے لیے ادبی کتابوں اور مشہور و معتبر ادیبوں کی تحریروں کا مطالعہ ضروری اور مفید ہے۔ علمی تحریروں پر، تنقید کی نشاندہی کیسے کی جائے اور اصلاح کا مشورہ اور طریقہ کیسے بتایا جائے اس کا سلیقہ بھی اس خط کے انداز بیان سے ظاہر ہوتا ہے جو سیکھنے اور سمجھنے کی چیز ہے۔

معروضی سوالات

۱- جس کے نام خط لکھا جائے اُسے کیا کہتے ہیں؟

۲- اس خط میں مکتوب الیہ کو کس لقب سے یاد کیا گیا ہے؟

۳- خط لکھنے والے کے پاس شہباز نے کیا کیا چیزیں بھیجی تھیں؟

۴- شہباز کا مضمون کس موضوع پر تھا؟
۵- ''قالب شعری'' سے کیا مراد ہے؟
۶- شہباز کے اشعار میں کیا کمی تھی؟
۷- شہباز کی تحریر میں تکرار اور بے ربطی کے ساتھ ساتھ ایک اور کمی کیا تھی؟
۸- جامعہ شناسی کس علم کو کہتے ہیں؟
۹- ان کی اصل کیا ہے یعنی اس میں کس صیغے کی ضمیریں ہیں؟

بدستمان نوشتہ ھایتان

۱۰- مکتوب نگار نے شہباز کو کن دو باتوں کا مشورہ دیا ہے؟

تفصیلی سوالات

۱- داخل نصاب خط کا مضمون اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔
۲- اس خط کی اہمیت کیوں ہے؟
۳- درج ذیل کے معنی لکھیے:

نوشتہ پُرارزش مطلب انتقاد قالب شعری نویسندگان محتوی

مشق

۱- اس خط میں آنے والے اِن محاوروں کے معنی یاد کیجیے:

دریافت شدن استفادہ بردن مشاہدہ کردن عرضہ نمودن

۲- فارسی میں ایک خط لکھیے اور اپنے استاد سے اصلاح لیجیے۔

(۲)

رفیقم دیرینہ سلامت بادا !

خیلی خوش وقتم کہ دیروز نامہ شما دریافتم و جملہ احوال معلوم گشت۔

معذورم دارید کہ در پانچ دو شبانہ یوم درنگ آمد۔ زیرا در آن روزھا از خانہ دور بودم۔ یاور، برادر سیفی کہ او را خوب بدانید، با ھمراھش برای جھانگردی رفتہ بودم۔ اوّل بہ ناحیہ راجگیر رفتیم و سپس بہ آرام گاہ مخدوم الملک شیخ شرف الدین احمدؒ حاضر شدیم این ھر دو جای چنانکہ دانید و ھم بدیدہ اید از مقامات تاریخی بشمار می آیند۔ یاور را اصرار بود کہ بر نامہ جھانگردی دراز تر کنیم، لذا بجز این چارہ نیابیم کہ بودا گایا (بودھ گیا) ھم برویم کہ آنجا مندر بودائیان جای دیدنی می باشد و سیاحان از جای دور دست بلکہ از کشورھای خارجی ھم آنجا می آیند۔

حالا از تداخلِ فصلی کم کم ناخوش ھستم، نمی توانم باتفصیل نامہ نگارم۔ اگر ایزد باری خواست زود تر نامہ ای دیگر بشما ارسال بکنم۔ اکنون اجازہ بدھید۔ ھمہ پرسندگان احوال را از طرف من تسلیم فراوانی بگوئید۔ زیاد با تمنیات نیکو ترین۔

با محبت ھای بی پایان

شاھنواز

(مرتبین)

مشکل الفاظ کے معانی

رفیق	=	دوست
سلامت بادا		(خدا کرے) سلامت رہو
خوشوقتم (خوش + وقت + ام)	=	میں خوش ہوں، مسرور ہوں

دریافتم	=	حاصل کیا، وصول ہوا
دیروز	=	گزرا ہوا کل
جملہ	=	سب، مترادف: ہمہ
احوال معلوم گشتن	=	حالات سے آگاہی ہونا
معلوم گشت (معلوم+م)	=	مجھے معلوم ہوا
معذور دارید	=	معاف رکھو، مراد ہے معاف کرنا کہ...
پاسخ	=	جواب
شبانہ یوم	=	رات دن
دوشبانہ یوم	=	مراد ہے دو دن
درنگ آمدن	=	دیر ہونا، تاخیر ہونا
زیرا	=	کیوں کہ، اس لیے کہ
آن روزھا	=	اُن دنوں
کہ اورا	=	جس کو، جسے
همراهش (هم+راه+ش)	=	اس کے ساتھ
جهان گردی	=	سیاحت، گھومنا پھرنا
اوّل	=	پہلے
راجگیر	=	ریاست بہار میں بہار شریف کے قریب ایک تاریخی مقام کا نام
سپس	=	اس کے بعد، پھر
آرام گاه	=	آرام کی جگہ، مراد ہے مزار شریف
مخدوم الملک	=	ایک مشہور بزرگ حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کا لقب
هردو	=	دونوں
جا	=	مقام، جگہ
چنانکہ	=	جیسا کہ

بشماری آیند = شمار ہوتے ہیں، گنے جاتے ہیں

اصرار = بار بار تاکید، بار بار مطالبہ

اشرف را اصرار = یہاں مفہوم ہے اشرف کا اصرار

برنامہ = پروگرام

درازتر = زیادہ لمبا، زیادہ طویل

لذا = لہذا،اس لیے

بجز = سوائے

چارہ = علاج، تدبیر

بودا گایا = بودھ گیا، ایک مشہور تاریخی مقام

بودائیان = بودھ مذہب والے، بودھسٹ

جای دیدنی = قابل دید مقام

می باشد = ہے، ہوتا ہے

سیاحان = سیاحت کرنے والے، واحد: سیاح

دوردست = دور و دراز

کشور = ملک

کشورھای خارجی = بیرون ممالک

حالا = ان دنوں، اب

از تداخل فصلی = موسم بدلنے کی وجہ سے

کم کم = تھوڑا سا، کچھ، ذرا

ناخوش = بیمار

نمی توانم نامہ نگارم = خط نہیں لکھ سکتا ہوں

ایزد باری = خدائے تعالیٰ، اگر ایزد باری خواست: انشاء اللہ

زودتر = بہت جلد، جلد ہی، عنقریب

ارسال بکنم	=	بھیجتا ہوں (''ب'' زائد ہے)
اجازہ	=	اجازت
پرسندگان	=	پوچھنے والے، واحد: پرسندہ
تسلیم فراوانی	=	بہت بہت سلام و بندگی
تمنّیات	=	تمنائیں، واحد: تمنّی
نیکوترین	=	سب سے اچھا
بی پایان (بی + پایان)	=	بے حد، نہ ختم ہونے والا

غور کرنے کی باتیں

- آپ کے نصاب میں شامل یہ خط مکتوب نگار نے اپنے کسی پرانے دوست کے نام لکھا ہے اور اُسے ''رفیقِ دیرینہ'' کہہ کر مخاطب کرتے ہوئے سلامتی کی دعا دی ہے۔ ''سلامت بادا'' کا مطلب ہے خدا کرے تم سلامت رہو۔
- یہ ذاتی اور دوستانہ نوعیت کا ایک جوابی مکتوب ہے جس میں خط لکھنے والے نے مکتوب الیہ سے بتایا ہے کہ گزشتہ دنوں اس کا خط پا کر اُسے بے حد خوشی ہوئی اور تمام حالات معلوم ہوئے۔
- یہ جواب، خط آنے کے تیسرے دن لکھا گیا ہے اور اس میں مکتوب نگار نے دو دنوں کی تاخیر سے جواب دینے کے لیے معذرت چاہی ہے اور اس کی وجہ بھی بتائی ہے۔ مکتوب نگار نے اپنے دوست کو یہ اطلاع دی ہے کہ جن دنوں اُس کا خط آیا، ان دنوں وہ گھر سے دور تھا اور سیفی کے بھائی یاور کے ساتھ سیر و سیاحت کے لیے گیا ہوا تھا۔
- اس خط میں راجگیر جانے، حضرت مخدوم الملک کے مزار پر حاضری دینے اور پھر یاور کے اصرار پر، پروگرام کو آگے بڑھاتے ہوئے بودھ گیا جانے اور بودھ مندر دیکھنے کا ذکر ہے، جہاں دور دور سے بلکہ غیر ملکوں سے بھی سیاح آتے رہتے ہیں۔ خط سے یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ مکتوب الیہ یعنی مکتوب نگار کا دوست، ان تینوں میں سے پہلے دونوں تاریخی مقامات دیکھ چکا ہے۔

- خط کے آخری حصہ میں مکتوب نگار نے اپنا تازہ حال اور خط کو مختصر کرنے کی وجہ بتائی ہے کہ وہ ان دنوں موسمی علالت کا شکار ہے اور پھر وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ جلد ہی وہ دوسرا خط لکھے گا۔
- مکتوب نگار نے خط کے آخری سطر میں لکھا ہے کہ میری طرف سے تمام پُرسان حال لوگوں یعنی جاننے والوں اور خیر و عافیت پوچھنے والوں کو سلام پہنچادیں اور پھر "باتمنیاتِ نیکو ترین" لکھ کر خط ختم کر دیا ہے۔ یہ آخر میں، اپنی طرف سے نیک خواہشات کے اظہار کا حسین طریقہ ہے۔
- غور کریں کہ اس خط میں دعائیہ کلمہ بھی ہے، جذبے کا اظہار بھی ہے۔ خیر و عافیت بھی پوچھی گئی ہے۔ مکتوب نگار نے اپنا تازہ حال بھی بتایا ہے۔ دیر سے جواب دینے کے سبب کی وضاحت اور اس کے لیے اخلاقاً معذرت کا اظہار بھی ہے۔ اس خط سے اس طرح کئی تہذیبی جھلکیاں ملتی ہیں۔
- خط لکھنے والا حسب موقع ایک خاص طریقہ سے کام لیتا ہے، جسے "معہود ذہنی" کا اظہار کہتے ہیں۔ یعنی کسی پرانی یاد یا کسی ایسی پرانی بات کی طرف اشارہ کر دینا جسے مکتوب الیہ سمجھ جائے اور دوسرے پوری طرح نہ سمجھ سکیں۔ اس خط میں معہود ذہنی سے کام لینے کی مثال موجود ہے۔ خط لکھنے والے نے اسی انداز سے یہ اشارہ دیا ہے کہ مکتوب الیہ یاور کے بارے میں سمجھ جائے اور دونوں تاریخی مقامات کے بارے میں بھی تمام باتیں اس کے ذہن میں آجائیں۔

معروضی سوالات

۱- مکتوب نگار نے کن کن مقامات کی سیر کی؟

۲- اس خط میں کن دو بھائیوں کے نام آئے ہیں؟

۳- سیاحت کا پروگرام بڑھانے پر کس نے زور دیا؟

۴- بیرونی ملکوں سے سیاح کہاں آتے ہیں؟

۵- حضرت مخدوم الملک بہاریؒ کا پورا نام بتایئے۔

۶- مکتوب الیہ کون کون سے تاریخی مقامات دیکھ چکا ہے؟
۷- خط کا جواب کتنے دنوں بعد لکھا گیا؟
۸- مکتوب نگار پر موسم کے بدلنے کا کیا اثر پڑا؟
۹- ''تمنیات'' کس لفظ کی جمع ہے؟
۱۰- خط میں کن لوگوں کو سلام پہنچانے کے لیے لکھا گیا ہے؟
۱۱- ''اگر ایزد باری خواست'' کا مشہور ترجمہ کیا ہے؟
۱۲- مکتوب نگار اور اس کے دوستوں نے کس کے مزار پر حاضری دی؟

تفصیلی سوالات

۱- خط کے مضمون کا خلاصہ لکھیے۔
۲- اس خط میں تہذیب، اخلاق اور تاریخ کی جھلکیاں ہیں، کیسے؟ چند جملوں میں بتائیے۔
۳- ''معہود ذہنی'' کیا ہے؟ اس خط میں اس سے کام لینے کی مثال کیوں کر ملتی ہے؟
۴- درج ذیل کا ترجمہ کیجیے:

سلامت بادا	معذور دارید
معلوم گشت	تمنیات
تسلیم فراوانی	خیلی خوشوقتم
ایزدی باری	نیکوترین

۵- جوڑے ملائیے:

رفتہ بودیم	فعل مضارع
بدانید	ماضی مطلق
می آیند	ماضی بعید
بدیدہ اید	ماضی قریب
بگشت	فعل حال

مشق

۱- اپنے سبق سے ان افعال کو چنیے جو متکلم کے صیغہ میں ہیں اور ان کے معنی لکھیے۔
۲- خط سے فعل مضارع کو جمع کیجیے اور ان کے مصدر لکھیے۔
۳- اپنے دوست کو فارسی میں ایک خط لکھیے اور اپنے استاد سے اس پر اصلاح لیجیے۔
۴- حضرت مخدوم الملک کے حالات پر کوئی کتاب یا مضمون تلاش کیجیے اور پڑھیے۔
۵- جن تاریخی مقامات کا اس خط میں ذکر آیا ہے ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور ان کی تصویریں جمع کیجیے۔

ABDUL SOLUTIONS ABSOL PATNA

داستانِ کوتاہ

قصہ کی مختلف قسمیں ہیں اور داستان و ناول کی طرح افسانہ بھی مشہور و معروف ہے۔ فارسی میں ناول کے لیے ''نول'' یا رُمان اور افسانے کے لیے ''داستان کوتاہ'' کی اصطلاح رائج ہے۔ داستان میں کئی زندگی کے کئی پہلو اور ناول میں ایک زندگی کے کئی پہلو دکھائے جاتے ہیں جب کہ افسانہ یعنی داستان کوتاہ میں ایک زندگی کا صرف ایک ہی پہلو روشن کیا جاتا ہے۔

''داستان کوتاہ'' اگرچہ ایسی نثری کہانی ہے جو ایک ہی نشست میں پڑھی جا سکے۔ لیکن یہ سیدھی اور سادہ کہانی نہیں بلکہ ایک فنی تخلیق ہے جس میں زمینہ یعنی پلاٹ اور افراد قصہ یعنی کردار کے علاوہ زمان و مکان لازمی اجزا کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہی باتیں ''داستانِ کوتاہ'' کو سادہ حکایتوں سے ممتاز بناتی ہیں، اور مختلف مصلحتوں سے عام طور پر افسانہ کی بنیاد کسی نفسیاتی حقیقت پر رکھی جاتی ہے۔

فارسی میں داستان کوتاہ کی ابتدا ناول کے بعد ہوئی ہے۔ ابتدا میں سعید نفیسی اور رضا ہنری نے غیر ملکی زبان کے افسانوں کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ اور رسالہ ''افسانہ'' کا اجرا عمل میں آیا۔ محمد علی جمال زادہ فارسی کے پہلے افسانہ نگار ہیں ان کا افسانوی مجموعہ ''یکی بود و یکی نبود'' ۱۹۲۰ء میں برلن سے شائع ہوا جسے فارسی قصہ کی دنیا میں ایک ادبی دھماکہ کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ محمد علی جمال زادہ کے مجموعے ''صحرائی محشر'' اور ''راہ آب نامہ'' بھی خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

صادق ہدایت کو دوسرا افسانہ نگار تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد حسین قلی، صادق چوبک، میر محمد حجازی، غلام حسین عابدی اور جمال میر صادق جیسے افسانہ نگاروں نے داستان کوتاہ کو نئی جہت بخشی اور بام عروج پر پہنچایا۔

شبان و گوسفند

مردی بود گوسفند دار و رمه های بسیار داشت و شبانی در خدمت او بود بغایت پارسا و مصلح، هر روز شیر گوسفندان چندان که فراهم می کرد، نزدیک خداوند آن گوسفندان می برد، آن مرد آب در روی می نهاد و به شبان می داد و می گفت: برو بفروش۔ آن شبان مرد را نصیحت می کرد و پندی می داد که ای خواجه با مردمان خیانت مکن که هر که با مردمان خیانت کند عاقبتش نامحمود بُوَد۔ مرد سخنِ شبان نشنید و همچنان در شیر آب کرد تا اتفاق را یک شب این گوسفندان را در رودخانه ای بی آب خوابانید و خود بر بالای بلندی رفت و خفت۔ فصل بهار بود ناگاه بر کوه بارانی عظیم بارید و سیلی برخاست و اندرین رودخانه افتاد و همه گوسفندان را هلاک کرد۔

شبان به شهر آمد و پیش خداوند گوسفندان رفت بی شیر، مرد پرسید که چرا شیر نیاوردی؟ شبان گفت: ای خواجه پیش از این گفتم که آب بر شیر میامیز که خیانت باشد۔ فرمان من نکردی اکنوں آبها که همه به نرخ شیر به مردمان داده بودی، جمع شدند و دوش حمله آوردند و گوسفندان ترا جمله بردند۔

(ماخوذ از قابوس نامہ)

مشکل الفاظ کے معانی

کوتاہ	=	مختصر، چھوٹا
گوسفند	=	بکری
رمہ ھای	=	رمّہ کی جمع ہے، جس کے معنی بکریوں کا ریوڑ، گروہ، سپاہ، گھوڑوں کا گلہ ہیں۔
بغایت	=	بہت، زیادہ (ب + غایت)

پارسا	=	پرہیزگار، متقی، صالح، نیک، پاک، گناہ سے بچنے والا
مصلح	=	غلطیوں کو سدھارنے والا، اصلاح کرنے والا
برو و بفروش	=	جاؤ اور بیچو
خواباند	=	سُلا دیا
خوابانیدن	=	سُلانا
نرخ	=	قیمت
دوش	=	گذری ہوئی رات، گذشتہ رات
جملہ	=	کلام کا حصہ، تمام، سب، فقرہ، پوری بات

غور کرنے کی باتیں

- داخل نصاب افسانہ "شبان و گوسفند" ایک اخلاقی کہانی ہے۔ اس کہانی کے ذریعے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کاروبار اور معاملے میں دیانتداری ہونی چاہیے۔ یہ یقین رکھنا چاہیے کہ "ہر بُرے کام کا انجام بُرا ہوتا ہے"۔ اس کہانی میں غلط کام کرنے پر غلط کرنے والے کو ہی اُس کے نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ یہ کہانی اپنے مقصد کو پورے طور پر پیش کرتی ہے اور سبق آموزی میں کامیاب ہے۔
- اس کہانی میں ایک چرواہے اور دودھ بیچنے والے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ دودھ بیچنے والا اپنے چرواہے کو دودھ میں پانی ملا کر بیچنے کے لیے دیتا تھا۔ چرواہا اس خیانت اور چوری پر دودھ فروش کو منع کیا کرتا تھا لیکن وہ اس کی باتوں پر دھیان نہیں دیتا تھا۔ آخر کار ایک رات بکریاں ایک خشک ندی میں سوئی ہوئی تھیں کہ اچانک سیلاب آیا اور بکریوں کو بہا لے گیا۔
- داخلِ نصاب کہانی "شبان و گوسفند" جدید افسانہ تو نہیں ہے کیوں کہ یہ قابوس نامہ سے ماخوذ ہے لیکن اس میں جدید افسانے کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں اس لیے اس کو نصاب میں رکھا گیا ہے۔

معروضی سوالات

۱- افسانہ کو فارسی زبان میں کیا کہتے ہیں؟
۲- فارسی میں داستانِ کوتاہ کی ابتدا کس صنف کے بعد ہوئی؟
۳- فارسی زبان میں سب سے پہلے افسانہ کس نے ترجمہ کیا؟
۴- فارسی کا پہلا افسانہ نگار کون ہے؟
۵- فارسی کے مشہور و معروف افسانہ نگاروں کا نام بتائیں۔
۶- محمد علی جمال زادہ کے پہلے افسانوی مجموعہ کا نام کیا ہے؟
۷- چرواہے نے کیا نصیحت کی؟
۸- نصیحت نہیں سننے کا کیا نتیجہ ہوا؟
۹- ''برو و بفروش'' یہ حکم کون دیتا ہے؟

تفصیلی سوالات

۱- فارسی میں داستانِ کوتاہ کے عنوان پر ایک مختصر مضمون لکھیے۔
۲- ''شبان و گوسفند'' افسانہ کی عمومی خصوصیات بیان کیجیے۔
۳- ''شبان و گوسفند'' افسانے کے مرکزی پہلو پر روشنی ڈالیے۔
۴- داخلِ نصاب افسانے کا خلاصہ لکھیے۔

مشق

۱- اس سبق سے فعل ماضی مطلق کو چنیے اور ان سے فعل مضارع بنائیے۔
۲- فعل مضارع کو جمع کر کے گردان لکھیے۔
۳- داخلِ نصاب کہانی کو اپنے الفاظ اور اپنے انداز سے لکھنے کی کوشش کیجیے۔
۴- درج ذیل کے معنی یاد کیجیے:

رمہ ھای　　خواباند　　نرخ　　جملہ　　مصلح　　بغایت

مکالمہ نگاری

دو یا دو سے زیادہ اشخاص کے درمیان بات چیت کو مکالمہ کہتے ہیں۔ جو اشخاص مکالمہ میں حصہ لیتے ہیں انھیں "افرادِ مکالمہ" کہا جاتا ہے۔ مکالمہ کا فن اختصار کا فن ہے۔ یہی چیز یعنی اختصار مکالمہ اور تقریر میں فرق لاتی ہے۔ مکالمہ ایک طرح کا تہذیبی اظہار ہے اور اس کے مطالعہ کا ایک خاص فائدہ یہ ہے کہ اس سے بول چال کی زبان کے بہت سارے الفاظ و انداز، مجلسی آداب اور ملاقات کے طریقے ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔

ABDIEL SOLUTIONS
ABSOL

مکالمه

بلال : السلام علیکم!

استاد : وعلیکم السلام، چطوری؟

بلال : الحمد للہ استاد، خوبم۔

استاد : دی روز مدرسہ تعطیل بود، شما چہ کار کردید؟

بلال : استاد، من بعد از صبحانہ درس ھای خود را حاضر کردم و عصر برای دیدنِ بعضی از دوستانِ خود بخانہ آنہا رفتم۔

استاد : چند ساعت درس ھای خود حاضر کردید؟

بلال : تقریباً سہ، چہار ساعت۔

استاد : صبحانہ را کی خوردید؟

بلال : تقریباً ساعت ھشت۔

استاد : ناھار را چہ ساعتی خوردید؟

بلال : ساعت دو و نیم بعد از ظہر ناھار خوردم۔

استاد : چرا در روز تعطیل دیر غذا خوردید؟

بلال : استاد! چون برای نماز جمعہ بہ مسجد جامع رفتہ بودم۔

استاد : آفرین بلال! شما دانش جوی وظیفہ شناس ھستید۔ یک مسلمان ھمیشہ فریضۂ اسلامی خود را انجام می دھد

(مرتبین)

مشکل الفاظ کے معانی

چطوری (چہ+طور+ی)	=	تم کیسے ہو؟
الحمدللہ	=	اللہ کا شکر ہے
خوبم (خوب+ام)	=	میں اچھا ہوں
دیروز	=	گزرا ہوا کل
تعطیل	=	چھٹی
صبحانہ	=	ناشتہ
درس حاضر کردن	=	سبق پڑھنا، آموختہ یاد کرنا
عصر	=	شام
دیدن	=	دیکھنا، مراد ہے ملاقات
بعض از دوستانِ خود	=	اپنے کچھ دوستوں سے
چند	=	کتنا، کئی
ساعت	=	گھنٹہ، گھڑی، بجے
کی	=	کب، کس وقت
ناھار	=	دوپہر کا کھانا
چہ ساعتی	=	کتنے بجے
نیم	=	آدھا
ساعت دو و نیم	=	ڈھائی بجے
غذا	=	کھانا
چون	=	جب، مراد ہے اس لیے کہ
آفرین	=	شاد باش، خوش رہو
دانش جو	=	طالب علم (دانش جو+ی = دانشجوی = ایک طالب علم)
وظیفہ شناس	=	ذمہ دار، ذمہ داری کو سمجھنے والا

غور کرنے کی باتیں

❖ نصاب میں شامل یہ مکالمہ اصل میں استاد اور بلال نامی شاگرد کی گفتگو ہے اور ایک ایسی ملاقات کی یادگار ہے جو ان دونوں کے درمیان ایک دن کی چھٹی کے بعد ہوئی ہے۔ مکالمہ کی شروعات اسلامی اور تہذیبی طریقے پر سلام و دعا اور دریافت خیریت سے ہوئی ہے۔ اس میں استاد کے پوچھنے پر بلال نے تفصیل سے بتایا ہے کہ اس نے چھٹی کا دن ناشتہ کے بعد تین چار گھنٹے اپنا سبق پڑھا اور شام میں دوستوں سے ملنے ان کے گھر گیا۔ استاد کے ایک اور سوال پر بلال نے بتایا کہ اس نے دوپہر کا کھانا ڈھائی بجے کھایا اور دیر سے کھانے کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ نماز جمعہ کے لیے مسجد چلا گیا تھا۔ یہ سن کر استاد نے اسے شاباشی دی اور کہا کہ تم ایک ذمہ دار طالب علم ہو۔ سچ مچ ایک مسلمان اپنا اسلامی فریضہ ہمیشہ یاد رکھتا ہے۔

❖ اس مکالمہ میں اگرچہ بظاہر یہ تفصیل ملتی ہے کہ ایک طالب علم نے چھٹی کا دن کیسے گذارا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ سیکھنے اور سمجھنے کے لیے قاعدے اور طور طریقے بھی سامنے آتے ہیں، جن سے اس طالب علم نے کام لیا، اور وقت کو بانٹ کر پڑھا بھی، مذہبی فریضہ بھی انجام دیا، روزانہ کے کام بھی کیے اور دوستوں سے ملاقات بھی کی۔ پھر اس سبق میں وہ باتیں بھی اہم اور خاص توجہ کے قابل ہیں جن پر استاد کی طرف سے اس کو شاباشی اور ذمہ دار طالب علم ہونے کی سند ملی۔ ہمیں بھی ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ یہی اس مکالمہ کا اصل پیغام ہے۔

❖ مکالمہ سوالوں سے بھی آگے بڑھتا ہے اور سوالوں کے جوابات سے بھی۔ اس دوسری بات کی یہاں مثال یہ ہے کہ جب بلال نے دوپہر کے کھانے کا وقت بتایا تب مکالمہ اس کے جواب پر نئے سوال سے آگے بڑھا۔

❖ جواب پر اظہار خیال سے بھی بات چیت آگے بڑھتی ہے اور نتیجہ تک پہنچتی ہے۔ اس کی مثال وہ مقام ہے جہاں بلال کی بات سن کر استاد نے اسے شاباشی دی ہے۔ مکالمہ چاہے کتنا ہی سادہ ہو اس پر غور کرنے سے کچھ اور باتیں بھی ظاہر ہو سکتی ہیں۔ مثلاً اس مکالمہ میں جمعہ کے دن کا ذکر ہے اور استاد نے پوچھا ہے "دیروز چہ کار کردید؟" ان دونوں باتوں کو ملانے سے یہ معاملہ سمجھ میں آسکتا ہے کہ چھٹی جمعہ کو ہوئی تھی اور بات چیت شنبہ (سنیچر) کے دن ہوئی۔

ABDIEL SOLUTION ABSOL

معروضی سوالات

۱- مکالمہ کس کو کہتے ہیں؟
۲- مکالمہ کیسی زبان میں ہوتا ہے؟
۳- افراد مکالمہ کا مطلب کیا ہے؟
۴- محمود نے ناشتہ کتنے بجے کیا؟
۵- محمود نے اپنا سبق کتنی دیر پڑھا؟
۶- محمود نے دوپہر کا کھانا دیر سے کیوں کھایا؟
۷- تعطیل کس دن ہوئی تھی؟
۸- ''درس حاضر کردن'' کا معنی کیا ہے؟

تفصیلی سوالات

۱- داخل نصاب مکالمہ کا خلاصہ لکھیے۔
۲- مکالمہ کے خاص فائدے کیا ہیں؟ مکالمہ میں بات چیت کیسے آگے بڑھتی ہے، بتایئے؟
۳- درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:

چلوری   خوبم   ساعت دو و نیم   آفرین   وظیفہ شناس

۴- جوڑے ملایئے:

ناہار	طالب علم
مکالمہ	کھانا
صبحانہ	بات چیت
دانش جو	ناشتہ
غذا	دوپہر کا کھانا

مشق

۱- مکالمہ کا اردو میں ترجمہ کیجیے اور اپنے استاد سے دکھلا کر اصلاح لیجیے۔

۲- درج ذیل کی خانہ پُری کیجیے:

لفظ	فعل	صیغہ	معنی
رفتم	ماضی مطلق	واحد متکلم	میں گیا
می دھد			
رفتہ بودم			
خوردید			
کردم			

۳- اپنے ساتھیوں سے فارسی میں اس موضوع پر بات چیت کیجیے کہ آپ کے ناشتے، کھانے اور پڑھنے کا وقت کیا ہے؟